خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

اتوار | 27۔اکتوبر 1996ء

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 245 | اتوار 13 جمادی الثانی۔1417ھ 27 اخاء 1375ہش 27 اکتوبر 1996ء

سچی توبہ کے ساتھ جھک جانے والوں کو خدا مل جاتا ہے

جو لوگ خدا کی راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ سچی توبہ کے ساتھ اس کے آگے جھک جاتے ہیں۔ ان کو خدا مل جاتا ہے مگر جو لوگ اس کے بتلائے ہوئے راہ پر نہیں چلتے اور اس میں محنت نہیں کرتے ان کے واسطے مشکل ہے کہ وہ اسبات کو پاسکیں ایسے لوگوں کی مثال اس طرح ہے کہ ایک باپ نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ فلاں مقام میں ایک خزانہ دفن ہے اور وہ زمین کے اندر اتنے ہاتھ گہرائی پر ہے جب تک اس کو کھودنے کی محنت نہ کی جاوے وہ کس طرح ان کو مل سکتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ایمان ایک نہایت باریک اور گہرا راز ہے اور ایک ایسے یقین کا نام ہے جس سے جذبات نفسانیہ انسان سے دور ہو جاویں۔ اور ایک گناہ سوز حالت انسان کے اندر پیدا ہو جاوے۔ جن کے وجود میں ایمان کا سچا نور اور حقیقی معرفت پیدا ہو جاتی ہے۔ ان کی حالت ہی کچھ الگ ہو جاتی ہے اور وہ دنیا کے معمولی لوگوں کی طرح نہیں بلکہ ممتاز ہوتے ہیں کوئی ایک گناہ چھوڑ کر ایسا مغرور ہو جانا اور مطمئن ہو جانا کہ بس اب ہم (صاحب ایمان) بن گئے اور تمام مدارج ایمان ہم نے طے کر لئے۔ یہ ایک اپنا خیال ہے۔

دیکھو انسان کی فطرت ہی ایسی ہے کہ ہمیشہ ایک حالت پر قائم نہیں رہتی۔ پس جب تک لمبے تجربہ اور استقامت سے یہ امر بپایہ ثبوت نہ پہنچ جاوے کہ واقعی اب تم نے خدا تعالیٰ کو مقدم کر لیا ہے اور تمہاری حالت گناہ سوز مستقل ہو گئی ہے اور تم کو نفس امارہ اور لوامہ سے نکل کر نفس مطمئنہ عطا کیا گیا ہے اور عملی طور سے سچی پاکیزگی تم نے حاصل کر لی ہے تب تک مطمئن ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 561)

سانحہ ارتحال

○ محترم مولوی غلام رسول صاحب معلم اصلاح وارشاد (دارالعلوم وسطی ربوہ) مورخہ 96-10-16 کو بعمر 86 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کا جنازہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں پڑھایا۔ موصوف موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے

ولادت

○ مکرم لطیف احمد خاور صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب صدر جماعت احمدیہ دستگیر سوسائٹی کراچی (برادر اکبر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ) کو اللہ تعالیٰ نے 27 ستمبر 1996ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام سعد تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک و خادم دین بنائے

درخواست دعا

○ مکرم منیر احمد بسمل چٹھہ صاحب نائب ناظر اشاعت تحریر فرماتے ہیں۔

عزیزم مکرم عقیل امجد ابن مکرم امجد علی چوہدری صاحب جرمنی میں بیمار ہیں۔ انتڑیوں میں زخم اور معدے کی نالی میں خرابی کی وجہ سے اپریشن متوقع ہے۔ احباب کرام سے عزیز کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ثناء اللہ صاحب جوئیہ آف جرمنی گھٹنوں میں درد کی وجہ سے فرینکفورٹ ہسپتال جرمنی میں داخل ہیں۔ ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم چوہدری غلام محمد صاحب آف ونجواں ساکن دارالعلوم غربی ربوہ سیکرٹری وقف جدید دو روز سے شدید علیل ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں کمزوری اور ضعف بہت ہے۔ احباب سے ان کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عظمتِ الٰہی دل میں پیدا کرنی چاہئے

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب۔امام جماعت احمدیہ الاول)

جس قدر عظمت الٰہی دل میں ہو گی اسی قدر فرمانبرداری کے خیالات پیدا ہوں گے اور رزائل کو چھوڑ کر فضائل کی طرف دوڑے گا۔ کیا ایک اعلیٰ علوم کا ماہر جاہل سے تعلق رکھ سکتا ہے۔ یا ایک ظالم طبع انسان کے ساتھ ایک عادل مل کر رہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ پس خدا تعالیٰ کی برکتوں سے برخوردار ہونے کے لئے سب سے ضروری بات صفات الٰہی کا علم حاصل کرنا اور ان کے موافق اپنا عمل درآمد کرنا ہے۔

اگر یہ اعتقاد بھی کمزور ہو تو ایک اور دوسرا مسئلہ ہے جس پر اعتقاد کرنے سے انسان خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری میں ترقی کر سکتا ہے وہ جزا اور سزا کا اعتقاد ہے۔ یعنی افعال اور ان کے نتائج کا علم۔ مثلاً یہ کام کروں گا تو نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ برے نتائج پر غور کر کے انسان۔ ہاں سعید الفطرت انسان برے کاموں سے جو ان نتائج بد کا موجب ہیں پرہیز کرے گا اور اعمال صالحہ بجا لانے کی کوشش یہ کہ دونوں اعتقاد نیکیوں کا اصل الاصول اور جڑیں یعنی اول خدا تعالیٰ کی صفات اور محامد کا اعتقاد اور علم تاکہ قرب الٰہی سے فائدہ اٹھاوے اور رزائل کو چھوڑ کر فضائل حاصل کرے۔

دوسرا یہ کہ ہر فعل ایک نتیجہ کا موجب ہوتا ہے اگر بد افعال کا مرتکب ہو گا تو نتیجہ بد ہو گا۔ ہر انسان فطرتاً سکھ چاہتا ہے اور سکھ کے وسائل اور اسباب سے بے خبری کی وجہ سے افعال بد کے ارتکاب میں سکھ تلاش کرتا ہے مگر وہاں سکھ کہاں؟ اس لئے ضروری ہے کہ افعال اور ان کے نتائج کا علم پیدا کرے اور یہی وہ اصل ہے۔ جس کو (دین حق) نے جزا اور سزا کے لفظوں سے تعبیر کیا ہے۔

(از خطبہ 20۔اکتوبر 1899ء)

ضروری ہے ایسے بچوں یعنی زواقین نو کو اپنے تدریسی مطالعہ کے علاوہ مطالعہ کی عادت ڈالنی چاہئے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

27- اخاء 1375 ھش — 27 - اکتوبر 1996ء

زمین و آسمان کا نور

اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کا نور ہے اور دعوت الی اللہ کرنا در اصل لوگوں کو اندھیرے سے نور میں لانے والی بات ہے۔ اندھیرے میں کچھ نظر نہیں آتا۔ انسان ٹامک ٹوئیاں مارتا ہے اور بعض اوقات غلط جگہوں پر ہاتھ پڑ جانے سے اسے تکلیف ہوتی ہے۔ روشنی میں انسان سب کچھ دیکھ سکتا ہے۔ اسے چیزیں نظر آتی ہیں اور وہ کسی غلطی کے امکان سے بچ جاتا ہے۔ اور چونکہ دعوت الی اللہ کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کو خدا کی طرف بلایا جائے۔ اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ دعوت الی اللہ لوگوں کو اندھیرے سے روشنی میں لانے والی بات ہے۔ ایسا کرنے کے لئے سب سے پہلے تو یہ بات ضروری ہے کہ ہم نے اپنے اندر وہ روشنی پیدا کرلی ہو جو ہم دوسروں کو دکھانا چاہتے ہیں۔ یعنی سب سے پہلے اپنے آپ کو دعوت الی اللہ کی جائے۔ ہم خدا کی طرف مائل ہوں۔ خدا کی طرف ہمارا سفر جاری ہو جائے اور ہمیں یہ روشنی ملنی شروع ہو جائے۔ اگر ہمیں یہ روشنی ملنی شروع ہو جائے تو ہم دوسروں کو بھی روشنی دکھانے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ لیکن اگر خدانخواستہ ہم خود ہی اندھیرے میں کھڑے ہوں اور ہمیں یہ سوجھتا ہی نہ ہو کہ ہمارے چاروں طرف کیا ہے تو ہم کس طرح کسی سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ ساتھ روشنی میں آجائے۔ پس پہلے اپنے اندرونے کو روشن کیا جائے۔ خدا تعالیٰ کا نور حاصل کیا جائے اور پھر لوگوں کو روشنی کی طرف بلایا جائے۔

جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے روشنی میں سب چیزیں نظر آنے لگتی ہیں۔ جن لوگوں کو دعوت الی اللہ کی جاتی ہے ان کا فرض ہے کہ وہ اس بات کو پہچاننے کی کوشش کریں کہ اب وہ روشنی میں ہیں لیکن ایسا کرنے کے لئے وہ لوگ جو انہیں روشنی میں لائے ہیں انہیں بھی چاہئے کہ وہ اس بات کی پہچان کروائیں۔

یہ روشنی جو دعوت الی اللہ کے بعد ملتی ہے۔ اس کا زیادہ تر تعلق تو روحانی زندگی سے ہے۔ لیکن چونکہ روحانی زندگی کے اصولوں کو دنیاوی زندگی کے اصولوں سے الگ نہیں کیا جا سکتا یا نہیں کیا جانا چاہئے۔ اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ روحانی دنیا بھی روشن ہو جانی چاہئے۔ اور جسمانی دنیا بھی روشن ہو جانی چاہئے۔ اگر یہ دونوں روشن نہ ہوں تو یا دعوت الی اللہ کرنے والے میں کوئی خامی ہوگی یا جو اس کی اس آواز پر روشنی میں آنے کی کوشش کر رہا ہے اس کی کوشش میں کوئی کمی ہوگی۔ پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ روشنی میں لانے والے خود بھی روشنی میں ہوں۔ اور دوسروں کو روشنی میں لاکر دکھائیں کہ اب انہیں ہر چیز نظر آنے لگی ہے۔

ہر وہ شخص جس کے دل کو یہ جوش حاصل ہو جائے کہ وہ دوسروں کو روشنی میں لائے یعنی دوسروں کو خدا کی طرف مائل کرے اور خدا کے قریب لے جائے اس کو پہلے اپنے آپ کو سنوارنا چاہئے اس طرح سنوارنے سے اس کی دعوت الی اللہ بھی زیادہ موثر ہو جائے گی۔ کیونکہ اگر لوگ اسے روشنی میں دیکھیں گے تو اس سے روشنی حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ بلکہ از خود اس سے پوچھیں گے کہ تم نے یہ روشنی کیسے حاصل کی۔ اور جب وہ بتائے گا تو ان کا جی چاہے گا کہ وہ اسی طرح کے ہو جائیں تاکہ انہیں بھی روشنی ملے۔

دل میں یہ جذبہ پیدا کرنے کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے جمال اور جلال سے آگاہی حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے جلال سے آگاہ ہو جاتا ہے اور اسی طرح اس کے جمال سے بھی وہ کبھی اس بات سے رک ہی نہیں سکتا کہ دوسرے لوگوں کو بھی اس جلال اور جمال کے مظاہرے دکھائے۔ اور ان کے دلوں میں یہ بات یقین کی طرح گڑ جائے کہ اللہ تعالیٰ جلال اور جمال دونوں کا مالک ہے۔ اور اس کا جلال اور جمال ہی اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ ہم ہر ممکن کوشش کر کے دوسروں کو یہ مظاہرے دکھائیں۔

پس اللہ تعالیٰ نور اور روشنی ہے دعوت الی اللہ کا مطلب یہ ہے کہ ہم لوگوں کو روشنی میں لائیں اور انہیں نور دکھائیں۔ اگر ہم ایسا کرنا چاہیں اور یقیناً ہمیں ایسا کرنا چاہئے تو ہمیں پہلے اپنے آپ کو اس نور اور روشنی میں لاکر کھڑا کرنا چاہئے۔ پہلے خود اللہ تعالیٰ کے جلال اور جمال سے آگاہی حاصل کرنی چاہئے تاکہ ہماری یہ آگاہی دوسرے لوگوں کو ہمارے قریب لائے اور جب ہم انہیں اس نور اور روشنی سے آگاہ کریں تو وہ اس بات کو اچھی طرح سمجھ سکیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ دعوت الی اللہ کرتے ہوئے ہم اپنے آپ کو بھی دعوت الی اللہ کریں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

خرد بھی ہو گئی وقفِ جنوں ' تو کیا ہوگا
بدل گئی جو ہر اِک بات یوں ' تو کیا ہوگا

وہ میرے اشکِ ندامت سے ہی پشیماں ہیں
ٹپک پڑا جو نگاہوں سے خوں ' تو کیا ہوگا

مری خموش طبیعت کا ہے ملال انہیں
کھلے گا ان پہ جو حالِ زبوں ' تو کیا ہوگا

حرم کی راہ میں ہر گام ہے بتوں کا ہجوم
بتوں سے میں جو الجھتا رہوں ' تو کیا ہوگا

غرورِ حسن بجا ہے مگر یہ سوچو تو
جو چل سکا نہ کسی پر فسوں ' تو کیا ہوگا

یہ داستاں ہے وہی داستانِ روزِ ازل
رہُوں خموش تو کیا ' میں کہوں ' تو کیا ہوگا

یہاں تو جیسے بھی ہوگی گزار ہی لیں گے
گئی جو ساتھ ہی دنیائے دوں ' تو کیا ہوگا

زمانہ ساز نہ ہے اور نہ ہو سکے نسیم
چھپا سکا نہ وہ رازِ دروں تو کیا ہوگا

نسیم سیفی

(الفرقان فروری 1973ء)

ایک ہی دن ہے جسے منحوس کہتا ہے کوئی
اور کسی کے واسطے وہ منبعِ برکات ہے
دیکھتا ہے کس طرح اللہ انسانوں کی سمت
ہے کوئی مغضوب ' کوئی اہلِ انعامات ہے

ابوالاقبال

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ
قیمت 2 روپے 50 پیسے

خلافت لائبریری-ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

بدیں گِل میالائے دل چوں خسے
کہ عہدِ بقائش نماند بسے

اس کیچڑ سے کمینوں کی طرح دل کو آلودہ نہ کر کہ اس کے ٹھہرنے کا زمانہ دیر تک نہیں رہتا

زمانِ مکافات آید فراز
تو بر عیشِ دنیا بدیں ساں مناز

جزا کا دن آرہا ہے پس تو دنیا کی زندگی پر ناز نہ کر

فریبے مخور از زر و سیم و مال
کہ ہر مال را آخر آید زوال

سونے چاندی اور مال سے دھوکا نہ کھا۔ کیونکہ آخر ہر مال پر زوال آجاتا ہے

نہ آوردہ ایم و نہ باخود بریم
تہی آمدیم و تہی بگذریم

نہ ہم کچھ ساتھ لائے اور نہ ساتھ لے جائیں گے خالی ہاتھ آئے تھے اور خالی ہاتھ چلے جائیں گے

الا تا نہ تابی سر از روئے دوست
جہانے نیرزد بیک موئے دوست

خبردار دوست کی طرف سے منہ نہ موڑ۔ سارا جہان دوست کے ایک بال کی برابری نہیں کر سکتا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اس دنیا کی بے ثباتی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ دنیا زیادہ دیر ٹھہرنے کی نہیں ہے۔ اس میں لوگ تھوڑا سا وقت گزار کر یہاں سے آگے چلے جاتے ہیں یعنی دوسری دنیا کی طرف چلے جاتے ہیں اور جہاں تک یہاں کی عام گندگی کا سوال ہے۔ اسے حضرت صاحب نے کیچڑ سے مشابہہ قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ چاہئے کہ اس کیچڑ سے اپنے آپ کو لت پت نہ کیا جائے۔

وہ دن جب انسان کے اعمال کا جائزہ لیا جائے گا اور جسے جزا سزا کا دن کہا جاتا ہے۔ وہ عنقریب آنے والا ہے۔ اس لئے کسی شخص کو بھی اس دنیا کی زندگی پر فخر نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ دنیا بہرحال فانی ہے اور ایک دن ہر شخص کے اعمال کا جائزہ لے کر اس کے لئے جزا اور سزا مقرر کی جائے گی۔ بے شک یہاں کی چیزیں چمکتی ہوئی نظر آتی ہیں لیکن انسان کو چاہئے کہ وہ یہاں کے سونے چاندی اور یہاں کے مال سے دھوکا نہ کھائے۔ کیونکہ یہاں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو زوال پذیر نہ ہوتی ہو چاہے سونا ہو یا چاندی ہو یا اور کسی قسم کا مال ہو سب ایسی چیزیں ہیں جو بالآخر زوال پذیر ہونے والی ہیں۔

اور پھر یہ بھی دیکھا جائے کہ جب ہم اس دنیا میں آتے ہیں تو خالی ہاتھ آتے ہیں اور جب ہم اس دنیا سے جاتے ہیں تب بھی اپنے ساتھ کچھ نہیں لے جاتے۔ خالی ہاتھ ہی جاتے ہیں۔ گویا کہ کہا جا سکتا ہے خالی ہاتھ آئے اور خالی ہاتھ ہی جانا ہے۔ ان سب باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے انسان کو چاہئے کہ وہ اپنا دل خدا کی طرف لگائے۔ اس سے منہ نہ موڑے کیونکہ جہاں تک اس کی دوستی کا تعلق ہے دنیا میں کوئی ایسی چیز یا کوئی ایسی دولت نہیں جو اس کے ہمسر ہو سکے۔ بلکہ مثال کے طور پر یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ دوست کے ایک بال کے برابر بھی ساری دنیا نہیں ہو سکتی۔ ساری دنیا کی حیثیت اس دوست کے ایک بال سے بھی کم تر ہے۔ اور اسی لئے انسان کو چاہئے کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف اپنا منہ رکھے۔ اسی کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرے اور اسی کو اپنا حقیقی دوست سمجھتے ہوئے اس کے ساتھ تعلقات کو استوار رکھے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق دے کہ ہم دنیا کی حیثیت کو سمجھ کر اس سے دل نہ لگائیں۔ اس کے فریفتہ نہ ہوں۔ اور اپنی زندگی پر کسی صورت بھی فخر نہ کریں کہ یہ سب چیزیں زوال پذیر ہیں اور ختم ہو جانے والی ہیں اور جس طرح ہم خالی ہاتھ آئے تھے اسی طرح ہمیں یہاں سے خالی ہاتھ چلے جانا ہے۔ جو چیز ہمارے ساتھ رہنے والی ہے وہ خدا تعالیٰ کی دوستی ہے۔

پس ہمیں چاہئے کہ ہم اس کو اپنا دوست بنائیں اور اس کے دوست بنیں اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

انسانی اخلاق

سب اخلاق کا باعث یہی سیدھے سادے خواص جو مادے میں پائے جاتے ہیں نظر آتے ہیں۔ جو مختلف مدارج ارتقاء کے بعد اس حالت کو پہنچ گئے ہیں۔ اور اس وجہ سے ان کو اپنی ذات میں ہم ہرگز برا نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ وہ طبعی تقاضے ہیں۔ ہم انہیں تبھی برا کہہ سکتے ہیں۔ جب وہ بے محل استعمال ہوں۔ مثلاً بزدلی ہے' سب لوگ اسے برا کہتے ہیں لیکن کیا اس کا یہی مطلب نہیں ہے کہ ایک بات سے انسان پیچھے ہٹتا ہے۔ اور خالی پیچھے ہٹنا برا نہیں کہلا سکتا ہے۔ وہ اعراض کے قدرتی جذبہ کا اظہار ہے۔ ہم اسے تبھی برا کہیں گے جب کہ وہ فعل عقل اور مقتضائے وقت کے خلاف کیا گیا ہو۔ چنانچہ ہم زہد کو دیکھتے ہیں تو وہ بھی پیچھے ہٹنے کا ہی فعل ہے لیکن سب لوگ اسے اچھا کہتے ہیں۔ حالانکہ دونوں فعلوں کی شکل ایک ہے لیکن حق یہ ہے کہ یہ فعل بھی اپنی ذات میں نہ اچھا ہے نہ برا۔ بلکہ جب عقل اور مقتضائے وقت کے مطابق یہ فعل ہو تو اچھا ہے ورنہ برا اس کا نام زہد رکھو یا کچھ اور۔ اسی طرح صبر ہے' اس میں بھی خاصیت اعراض کا ہی ظہور ہے۔ اور ہم اسے اچھا تبھی کہیں گے جب یہ عقل و مقتضائے وقت کے مطابق ہو ورنہ نہیں۔

میں ایک مثال خاصیت میل کی بیان کرتا ہوں اور وہ عاشقانہ محبت کی یعنی اس محبت کی جو محب اپنے محبوب سے کرتا ہے مثال ہے۔ ایک مرید اپنے پیر سے یا شاگرد اپنے استاد سے اس قسم کی محبت کرتا ہے۔ وہ اس کے حسن کو دیکھ کر جو اپنے اندر جذب رکھتا ہے اس کی طرف جھک جاتا ہے۔ جب یہ محبت عقل و مقتضائے وقت کے ماتحت ہوتی ہے خلق حسن کہلاتی ہے۔ اور جب ایسی نہ ہو تو آوارگی اور کمینگی لیکن دونوں حالتوں کے اندر حقیقت ایک ہی پوشیدہ ہے۔ اور وہی خاصیت دوسرے کی کشش کو قبول کر لینے کی جو مادہ میں بھی موجود تھی ایک دوسری شکل میں ظاہر ہوئی ہے۔

قوت دفع سے پیدا ہونے والے اخلاق کی مثال میں بہادری کو پیش کیا جا سکتا ہے۔ بہادری کیا ہے۔ وہی خاصیت دفع کی جو مادہ میں موجود تھی اس شکل میں ظاہر ہوتی ہے۔ اور جب موقع مناسب پر استعمال کی جائے تو خُلق حسن کہلاتی ہے ورنہ بدخلقی گالیاں دینے کی عادت بھی اسی خاصیت کی ایک شاخ ہے۔ اس کی غرض بھی دوسرے کے الزام یا حملہ یا ظلم کو اپنے سے دور کرنا ہوتی ہے۔

قوت جذب کا ایک ظہور ہے۔ قوت جذب دوسری اشیاء کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ یہی مادہ جس وقت حرص انسانی افعال میں ظاہر ہوتا ہے تو کبھی حرص کی شکل میں اموال اور رتبوں کو کھینچنے میں لگ جاتا ہے اور جب ناجائز طور پر ظاہر ہوتا ہے تو اسے برا۔ ورنہ اچھا کہتے ہیں۔ اسی خاصیت کے ماتحت بشاشت یعنی خوش خلقی سے ملنا بھی ہے اور مدح اور محبت' محبوبی اور ورع اور اشاعت حق کے لئے جھگڑنے کی صفات بھی اسی جذبے کے ماتحت ہیں۔

فناء کی خاصیت سے پیدا ہونے والے اخلاق کی مثال میں تہور کو پیش کیا جا سکتا ہے تہور اس جذبہ کو کہتے ہیں کہ انسان اپنی فنا کا فیصلہ کر لیتا ہے اور کہہ دیتا ہے کہ میں اپنی جان کی بالکل پرواہ نہیں کروں گا۔ یہ جذبہ بھی کبھی عقل کے ماتحت ہوتا ہے۔ اس وقت یہ جذبہ نہایت اعلیٰ ہوتا ہے جیسے نعمت اللہ خان نے کیا کہ جان دینے کا قطعی فیصلہ کر لیا مگر ایمان کی حفاظت کی۔ جب عقل کے ساتھ صحیح طور پر اس کا استعمال کیا جاتا ہے تو کہتے ہیں یہ قربانی ہے لیکن جب عقل کے ماتحت نہ ہو جیسے آگ جل رہی ہو اور کوئی اس میں گر کر اپنے آپ کو جلا دے تو یہ بھی تہور ہی ہے۔ لیکن عقل کے ماتحت نہیں اس لئے برا ہے۔

دوسری مثال اس جذبہ کی احسان ہے۔ یعنی ایک شخص دوسرے کی خاطر اپنا حق چھوڑ دیتا ہے اور ایک حد تک اپنے لئے فنا کے سامان پیدا کرتا ہے چونکہ وہ ان اشیاء کو جو اس کے بقاء کے لئے تھیں دوسروں کو دے دیتا ہے۔

افناء کی خاصیت سے پیدا ہونے والے اخلاق کی مثال میں قتل' غارت' کینہ کو پیش کیا جا سکتا ہے کہ ان اخلاق کی تہہ میں افناء کی خواہش کا زور معلوم ہوتا ہے۔

ابقاء کی خاصیت کے ماتحت پیدا ہونے والے اخلاق کی مثال میں سخاوت' امید' احسان اور اسی قسم کے اور اخلاق کو پیش کیا جا سکتا ہے (احسان کو پہلے فناء کے نیچے بیان کیا گیا ہے۔ اس کی یہ وجہ ہے کہ بعض اخلاق مرکب ہوتے ہیں اور دو خاصیتوں سے مل کر پیدا ہوتے ہیں یا مختلف وقتوں میں مختلف جذبات کا ظہور ہوتے ہیں)

کبر دوسروں سے آگے بڑھنے کی خواہش' شجاعت' خود پسندی' ظہور کی خاصیت سے پیدا ہونے والے اخلاق میں شمار ہو سکتے ہیں کیونکہ ان کی تہہ میں ظاہر ہونے کی خواہش مخفی ہے۔

افشاء سر' ریاء' بے حیائی' صدق ایسے اخلاق ہیں جو اظہار کی خاصیت کے غیر مادی ظہور ہیں۔ توکل' غفلت اور حیاء کے اخلاق قوت خفاء یعنی پوشیدہ ہو جانے کے مادہ سے ترقی کر کے پیدا ہوتے ہیں۔

استہزاء مزاح جھوٹی گواہی' راز داری' جھوٹ' اخفاء کی خاصیت کا غیر مادی ظہور معلوم ہوتے ہیں۔

بعض اخلاق مرکب ہوتے ہیں جیسا کہ حسد' جذب اور افناء سے مرکب ہے اور حقد اعراض اور افناء سے مرکب ہے۔

بعض اخلاق مختلف حالتوں میں مختلف خاصیتوں کے ماتحت پیدا ہوتے ہیں جیسا کہ مرا اور جدال یعنی ہمت کرنا اور جھگڑنا۔ کبھی اعراض کے ماتحت

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

نغماتِ صدیق

1974ء میں محترم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری کا شعری مجموعہ نغمات صدیق شائع ہوا۔ اس کے 292 صفحات تھے اور قیمت صرف چھ روپے اس سے قبل محترم مولوی صاحب جماعتی اخبارات و جرائد میں شائع ہونے کی وجہ سے خاصے معروف تھے۔ نغمات صدیق کے سلسلے میں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے ارشاد فرمایا:۔

"اپنی بیماری اور ضعف کی وجہ سے مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری کے مجموعہ کلام کا تفصیلی مطالعہ تو میں نہیں کر سکی۔ جستہ جستہ مطالعہ کیا ہے۔ جس نیک جذبہ سے سرشار ہو کر انہوں نے یہ نظمیں کہی ہیں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور مکرم مولوی صاحب کو اس کا اجر عطا فرمائے اور ان کے کلام میں مزید اثر پیدا کرے۔"

یہ تحریر 6 مئی 1974ء کی ہے۔ اس کتاب کے تعارف کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر و وکیل اعلیٰ نے 74-5-9 کو لکھا

مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری سلسلہ عالیہ احمدیہ کے معروف اور دیرینہ (مربی) ہیں اور وطن اور اعزہ سے دور خدمات (دینیہ) بجالانے کی بارہا سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ احباب جماعت ان کا منظوم کلام گاہے گاہے سلسلہ کے مختلف اخبارات و رسائل میں پڑھتے رہے ہیں مولانا موصوف ایک درد مند دل رکھنے والے ایسے شاعر ہیں جو اپنے قارئین میں (دینی) اقدار اور مذہبی روح کا احساس بیدار کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی نظموں اور غزلوں کے مطالعہ سے یہی احساس ابھرتا ہے۔

زیر نظر مجموعہ کلام خدام اور چھوٹے بچوں کی روحانی تربیت کے لئے ممد ہو سکتا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ مولانا نے اپنی بکھری ہوئی نظموں اور غزلوں کو یکجا کر کے احباب کو اپنے لطیف جذبات اور احساسات سے روشناس کروانے کی سعی فرمائی ہے۔

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے لکھا

(۔) مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری تحریک جدید کے وہ خوش نصیب (مربی) ہیں جنہیں بلاد عربیہ انگلستان، مغربی افریقہ، ملائشیا اور جزائر فجی میں سالہا سال تک نہایت شاندار اور قابل قدر خدمات بجالانے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ حضرت امام جماعت الثانی نے 25 تبوک 1321 ہجری شمسی 25 ستمبر 1942ء کے خطبہ میں حضرت مولوی نذیر احمد علی صاحب (جنہوں نے افریقہ ہی میں اللہ کی راہ میں جان دی) اور آپ کا خصوصی ذکر کر کے جماعت کو ان کے لئے دعا کی تحریک فرمائی اور ان کی دعوت الی اللہ کی سرگرمیوں پر اظہار خوشنودی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"مغربی افریقہ کے دو (مربی) خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ ایک مولوی نذیر احمد صاحب (ابن بابو فقیر علی صاحب) اور دوسرے مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری یہ لوگ ایسے علاقے میں ہیں جہاں سواریاں مشکل سے ملتی ہیں۔ کھانے پینے کی چیزیں بھی آسانی سے میسر نہیں آتیں۔ راستے میں کبھی ستو پھانک کر گزارا کر لیتے ہیں اور کبھی کوئی پھل کھا لیتے ہیں۔ پھر انہیں سینکڑوں میل کے دورے کرنے پڑتے ہیں اور ان دوروں کا اکثر حصہ وہ پیدل طے کرتے ہیں۔

یہ قربانیاں ہیں جو سالہا سال سے یہ لوگ کر رہے ہیں چیف اور رؤساء ان کا مقابلہ کرتے ہیں۔ بعض دفعہ (گو ہمیشہ نہیں) گورنمنٹ بھی ان کے راستے میں روڑے اٹکاتی ہے۔ عام پبلک اور مولوی بھی مقابلہ کرتے ہیں۔ لیکن ان تمام روکوں کے باوجود وہ مختلف علاقوں میں جماعتیں قائم کرتے اور خانہ بدوشوں کی طرح دین کی اشاعت کے لئے پھرتے رہتے ہیں۔

یہ لوگ ایسے نہیں کہ جماعت ان کی قربانیوں کے واقعات تسلیم کرنے سے انکار کر سکے۔ اس میں کیا شبہ ہے کہ جو کام یہ لوگ کر رہے ہیں وہ ساری جماعت کا ہے۔ اور اس لحاظ سے جماعت کے ہر فرد کو اپنی دعاؤں میں ان (مربیوں) کو یاد رکھنا چاہئے۔

(الفضل یکم اکتوبر 1942ء صفحہ 3)

محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مزید کہتے ہیں کہ اس سنہری سرٹیفکیٹ کی روشنی میں جہاں مولانا محمد صدیق صاحب کے دعوت الی اللہ کے معرکوں کا مقام متعین ہوتا ہے وہاں ضمناً آپ کے شعری کلام کی حیثیت بھی نمایاں ہوتی ہے۔ اور پتہ چل سکتا ہے کہ آپ کے قلم سے نکلے ہوئے اشعار خدمت دین اور دعوت الی اللہ ہی کے پاک چشمے سے نکلے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کو ہزاروں برکتوں سے معمور لمبی عمر عطا فرمائے بیش از بیش خدمات کی توفیق بخشے اور آپ کے اس اثر انگیز مجموعہ کلام کو ہر اعتبار سے بابرکت اور سلطان القلم کے اس شعر کا مصداق بنادے کہ۔

سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہم نے

مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری نے اپنی طرف سے درج ذیل تحریر شامل کی ہوئی ہے۔

اگرچہ بچپن سے ہی مجھے شعر و شاعری سے لگاؤ رہا ہے تاہم حقیقی معنوں میں شاعر کہلانے کا یہ خاکسار اپنے آپ کو مستحق نہیں سمجھتا کبھی کبھی منظوم کلام کہنے سے کوئی شخص شاعر نہیں کہلا سکتا یہ میری خوش قسمتی ہے کہ اس کے باوجود میرا منظوم کلام جماعت میں قبولیت سے مشرف ہے۔ ولا فخر۔

اس مجموعے کا اکثر حصہ پہلے ہی سے سلسلہ کے اخبارات و رسائل میں شائع شدہ ہے۔ اور خاکسار اسے کتابی صورت میں شائع کرنا چنداں مفید اور ضروری نہیں سمجھتا تھا۔ تاہم سلسلہ کے مشہور شاعر اور مغربی افریقہ کے دعوت الی اللہ کے میدانوں میں میرے مشفق ساتھی مکرم نسیم سیفی صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید کی حوصلہ افزائی پر گزشتہ دو تین سال سے میرے دل میں اس کی اشاعت کی تحریک ہوتی رہی۔ چنانچہ گزشتہ دو تین ماہ کے عرصے میں مختلف اخباروں اور رسالوں وغیرہ سے تلاش کر کے مکرم محترم مولانا ظفر محمد صاحب فاضل کے نہایت مفید مشورے اور محترم سید عبدالحی صاحب فاضل کے تعاون سے اب یہ مجموعہ مرتب کر کے احباب کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ میرا خیال تھا کہ چیدہ چیدہ نظمیں منتخب کر لی جائیں لیکن بعض دوستوں نے مشورہ دیا کہ سارا کلام بمع غزلیات و رباعیات وغیرہ شائع کیا جانا چاہئے۔ تاکہ پسند اپنی اپنی کے مطابق ہر ذوق کے قارئین اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اس لئے اب تک جتنا کلام چھپ چکا ہے۔ کم و بیش سب اس مجموعہ میں شامل کر لیا گیا ہے۔

میرے ان بزرگ استادوں نے جن سے اس سلسلہ میں خاکسار نے خاص استفادہ کیا ہے اور جو ہمیشہ میری ہمت افزائی کا موجب ہوئے سر فہرست حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب کا نام نامی ہے۔ جو کمال محبت اور شفقت سے میرے طالب علمی کے زمانے یعنی 1930ء سے مجھے اردو نثر میں مضامین لکھنے اور شعر کہنے پر نہ صرف آمادہ کرتے رہے بلکہ بعد اصلاح متواتر شائع بھی فرماتے رہے۔ محترم شیخ روشن دین تنویر سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل بھی اس سلسلے میں سالہا سال تک میری رہنمائی اور اصلاح فرماتے رہے ہیں۔ حضرت قاضی اکمل (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نغمہ اکمل میں شائع شدہ مندرجہ ذیل اشعار میں انہوں نے بطور ایک مشفق و محب استاد اپنے شاگرد کی ادنیٰ دینی خدمات کی قدر دانی کا اظہار فرمایا ہے۔ یہ شعر میری پہلی مرتبہ مغربی افریقہ سے واپسی پر 1949ء میں کہے گئے۔

(آگے محترم قاضی صاحب کے چند اشعار درج کئے گئے ہیں)

اس سے آگے لکھا ہے۔

حضرت قاضی اکمل کے علاوہ حضرت مختار احمد شاہجہانپوری سے بھی کافی عرصہ اصلاح لیتا رہا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ اسی طرح مکرم حافظ سلیم احمد صاحب اٹاوی سے بھی طالب علمی کے زمانے سے اب تک استفادہ کرتا رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا کرے۔

اس کے علاوہ حضرت قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف صدر انجمن احمدیہ نے بھی پیش لفظ تحریر فرمایا۔ آپ نے دیگر باتوں کے علاوہ فرمایا

مکرم مولوی محمد صدیق امرتسری میرے نزدیک جماعت کے موجودہ دور کے ایسے شعرا میں سے ہیں جن کا کلام جاذب اور دلکش ہے اور کلام میں روانی سلاست سادگی اور آسان پسندی نے اسے جماعت کے ہر طبقہ میں مقبول بنا دیا ہے۔ مضامین اکثر تربیتی اور اخلاقی ہیں اور احمدیت کی روح سے معمور ہیں۔ اردو کلام کے علاوہ ان کا عربی کلام بھی شامل ہے جو کہ اپنی ذات میں گرانمایہ ہے۔

مکرم ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پرواز ی پروفیسر شعبہ اردو ٹی آئی کالج ربوہ جو آج کل سویڈن میں ہیں نے لکھا۔

شعر کو انسانی جذبات کے اظہار کا بہترین وسیلہ قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے تنقید شعر کے وقت سب سے پہلے یہ دیکھا جاتا ہے کہ شاعر جذبات کے اظہار پر کس حد تک قدرت رکھتا ہے۔ مجھے مسرت ہے کہ مولانا محمد صدیق امرتسری کا زیر نظر مجموعہ اس لحاظ سے ایک مکمل شعری مجموعہ ہے کہ اس میں جذبات کے تموج اور نشیب و فراز کا مکمل احاطہ کیا گیا ہے۔ شعر سادہ، زبان صاف اور اظہار بے لوث ہے اس لئے پڑھنے والا طبیعت پر گرانی محسوس نہیں کرتا اور یہ بذات خود ایک بہت بڑی خوبی ہے۔ مولانا محمد صدیق امرتسری بنیادی طور پر ایک مربی ہیں۔ اس لئے ان کے شعروں کا بنیادی عنصر دعوت الی اللہ ہے۔ وہی بنیادی اصول جس کی طرف حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اشارہ فرمایا ہے۔

اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

مقصدی شاعری میں بعض اوقات فنی اسرار و رموز نظر انداز کر دیئے جاتے ہیں لیکن اس مجموعہ میں شاعر نے شعر کی نوک پلک سنوارنے میں خاصی محنت سے کام لیا ہے۔ اگر انتخاب کرتے وقت زیادہ دقت نظر کا ثبوت دیا جاتا تو مجموعہ کی افادیت اور بڑھ جاتی۔ ان کی غزلوں میں بڑی شوخی اور طراری ہے اور مضمون میں ربط اور سلاست بیان یہ خوبیاں کسی بھی شعری مجموعے کی کامیابی کی ضمانت سمجھی جاتی ہیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ یہ مجموعہ اہل ذوق کے لئے سامان فرحت اور طالبان حق کے لئے موجب ہدایت ہوگا۔ یہ تحریر 5-اپریل 1974ء کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے لکھی گئی۔

مولانا محمد صدیق امرتسری کی کتاب نغمات صدیق جو 1974ء میں چھپی تھی اب غالباً کسی بک سیلر سے دستیاب نہیں ہو سکتی۔ کیا ہی اچھا ہو کہ ایسی کتابیں مصنف و شاعر کے دوست مل کر بار بار چھپوانے کا انتظام کریں تاکہ یہ کتابیں معدوم کی حیثیت نہ اختیار کر جائیں۔ اور ہمیشہ قارئین کے دلوں کو گرماتی رہیں۔

اس کتاب کے پہلے ناشر مکرم محمد لطیف امرتسری تھے اور شائد انہیں کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اسے دوبارہ شائع کروا کے قارئین تک پہنچائیں۔

(ن-س)

گناہ کرنے والا اپنے گناہوں کی کثرت وغیرہ کا خیال کر کے دعا سے ہرگز باز نہ رہے۔ دعا تریاق ہے۔ آخر دعاؤں سے دیکھ لے گا کہ گناہ اسے کیسا برا لگنے لگا۔ جو لوگ معاصی میں ڈوب کر دعا کی قبولیت سے مایوس رہتے ہیں اور توبہ کی طرف رجوع نہیں کرتے آخر وہ انبیاء اور ان کی تاثیرات کے منکر ہو جاتے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر پرویز پروازی

محترم مبارک محمود صاحب پانی پتی

مبارک محمود پانی پتی' اٹھائیس روز بے ہوش رہنے کے بعد اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اللہ اس مخلص اور سادہ دل' خادم سلسلہ کی مغفرت فرمائے۔ ہمارا ان سے تعارف ربوہ کے ابتدائی دنوں کے خدام کے سالانہ اجتماع میں ہوا۔ لاہور کی قیادت کے نہایت فعال اور مستعد کارکن تھے اور پھر ہم نے دیکھا کہ عمر بھر ویسے ہی اخلاص اور مستعدی سے خدمت کا سلسلہ جاری رکھا۔ ظاہر ہے خدام سے نکل کر انصار میں چلے گئے۔ جماعت کے کس عہدہ پر کام کیا ہمیں علم نہیں ہمیں اتنا پتہ ہے کہ لاہور کی جماعت کے کارکن تھے اور ہر موقعہ پر آگے آگے رہنے والے کارکن تھے۔ 1953ء یا 1954ء میں جو دوستی کا تعلق قائم رہا وہ اللہ کے فضل سے عمر بھر قائم رہا۔ پچھلے برس یا اس سے پچھلے برس لندن کے جلسہ سالانہ پر مختصر سی ملاقات ہوئی بچارے دل کے ہاتھوں بہت پریشان تھے۔ صحت کچھ اچھی نہ تھی مگر خوش تھے کہ حضرت صاحب سے ملاقات کا موقعہ مل گیا۔ ہاتھ میں حسب عادت جماعتی کاغذات تھے۔ یہی ان کا سرمایہ تھا۔ کسی نہ کسی کام میں ہمیشہ ہی مصروف نظر آتے تھے۔ منہ میں پان' ہاتھوں میں کاغذ یہ ان کا خاص انداز تھا۔

ابھی کچھ دن پہلے ہم نے ایک مضمون میں حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی اور مکرم محمد احمد صاحب پانی پتی کا ذکر کیا تھا اور اس میں بیان کیا تھا کہ ان سے واقفیت ان کے بیٹے مبارک محمود پانی پتی کی دوستی سے شروع ہوئی۔ اب مبارک بھی اپنے بزرگ باپ اور بھائی کے پاس پہنچ گئے۔ اول و آخر ہر ایک کو جانا ہے۔ آج وہ کل ہماری باری ہے!

مبارک محمود پانی پتی سے دوستی شروع ہوئی تو آپ نے بڑے اخلاص سے ہمیں دعوت دی کہ ہمیں لاہور کا سفر درپیش ہو تو ذرا تردد کئے بغیر سیدھے ان کے دولت کدہ رام گلی نمبر4 میں آ جایا کریں اور جتنے دن چاہیں ٹھہرا کریں انہیں خوشی ہو گی۔ چنانچہ ہم کئی بار ان کے مہمان ہوئے۔ مکان کوئی اتنا بڑا نہیں تھا۔ بیٹھک میں ہمارا بستر وغیرہ کر دیا جاتا۔ کوئی دقت نہ ہوتی۔ ہمیں کبھی اجنبیت کا احساس نہ ہوا حالانکہ حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی سے یا محمد احمد صاحب پانی پتی سے کوئی تعارف نہیں تھا رفتہ رفتہ ان سے بھی تعارف ہو گیا۔ ہمیں مبارک محمود پانی پتی کی مہمان نوازی ہمیشہ یاد رہے گی۔ سب سے بڑی بات یہ تھی کہ ہم مبارک محمود کی عدم موجودگی میں بھی لاہور جاتے تو ان کے امی ابا ہمارے ساتھ اسی محبت کا سلوک روا رکھتے۔ بیٹھک کھل جاتی' کھانا آ جاتا' بستر بچھ جاتا اور ہم آرام سے دراز ہو جاتے کبھی یہ احساس نہ ہوا کہ مبارک محمود تو گھر پر ہیں نہیں ہم کس کے مہمان ہیں؟ سارا گھرانہ ہی مہمان نواز گھرانہ تھا۔

جب ایم اے تک پہنچے تو پہلی بار ایسا ہوا کہ ہم ان کے ہاں رام گلی جانے کی بجائے سیدھے ہاسٹل میں قیام پذیر ہو گئے۔ اگلے جمعہ میں ملاقات ہوئی تو مبارک محمود کہنے لگے "کب آئے؟" انہیں بتایا کہ چار پانچ روز قبل آیا تھا اور وولز ہاسٹل میں مقیم ہوں۔ ناراض ہو گئے کہ ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔ پہلے ان کے ہاں آنا چاہئے تھا اس کے بعد وہ باقاعدہ اہتمام کے ساتھ ہمیں ہاسٹل میں منتقل کرتے۔ کافی دیر ناراض رہے۔ ہمارے ہاسٹل میں آنے سے انکار کر دیا۔ بڑی مشکل سے مانے۔ قبلہ شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی کو معلوم ہوا کہ ہم لاہور ہی میں منتقل ہو گئے ہیں اور ہاسٹل میں رہ رہے ہیں تو وہ بھی ناراض ہوئے کہ لاہور میں آنا اور قیام ہی کرنا تھا تو لاہور میں قیام کی پہلی رات ان کے ہاں بسر ہونا چاہئے تھی۔ یہ اس خاندان کی وضع داری تھی۔ مبارک محمود کے اٹھ جانے سے یہ تعلق ٹوٹ گیا۔ احمدیت کا رشتہ تو بہرحال ناقابل شکست رشتہ ہے مگر ان کے اٹھ جانے سے' اس مخلص اور مہمان نواز خاندان سے ہمارا شاید اس طرح کا تعلق باقی نہ رہے۔ اب تو محمد احمد پانی پتی کا بیٹا بھی بڑا ہو گا اور مبارک محمود پانی پتی کی اولاد بھی۔ مگر ہمیں لاہور چھوڑنے اور پھر پاکستان سے آ جانے کے بعد زیادہ تعلق قائم رکھنے کا موقعہ نہ ملا۔ جاپان سے 1978ء میں آئے تو مبارک محمود پانی پتی ہی نے ہماری ترجمہ کی ہوئی کتاب "خوب صورت جاپان اور میں" اپنے اہتمام سے شائع کروائی یہ جاپانی ناول نگار کاوابا تایا سوناری کی وہ تقریر ہے جو آپ نے نوبل انعام وصول کرتے وقت یہاں سٹاک ہالم میں کی تھی۔ "خوب صورت جاپان اور میں" کو پاکستان میں متعارف کروانے کا سہرا بھی مبارک محمود پانی پتی کے سر رہا۔

قبلہ شیخ محمد اسماعیل پانی پتی صاحب کے حالی بکڈپو کا سارا بار مبارک نے اٹھایا ہوا تھا۔ پھر محمد احمد پانی پتی صاحب کی بے وقت موت نے انہیں ہلا کر رکھ دیا مگر باپ اور بھائی نے صبر جمیل کا نمونہ دکھایا۔ قبلہ شیخ صاحب نے اپنے مکتب کا نام "محمد احمد اکیڈمی" رکھ دیا اور اپنے بیٹے کی کتابیں چھاپتے رہے تاکہ اس کا کام اور نام محو نہ ہونے پائے۔ مبارک اس کام میں اپنے والد محترم کا ہاتھ بٹاتے رہے۔ ہمیں اتنا معلوم تھا کہ لاہور کی قیادت ہوتی یا جماعت' کوئی کام جس کا تعلق پریس سے یا انفارمیشن سے یا رابطہ سے ہوتا مبارک محمود کے سپرد ہوتا اور وہ رات دن اس کام میں ایک کر دیتے۔ کئی بار ہم نے دیکھا کہ مبارک محمود صاحب آدھی رات کے وقت ربوہ پہنچتے اور اپنا کام ختم کر کے جس سے ملنا ہوتا اس سے مل کے' صبح پہلی بس سے واپس لاہور چلے جاتے اور جا کر متعلقہ آدمی کو کام کی رپورٹ دے دیتے۔ مبارک سا انتھک آدمی بھی ہم نے کم ہی دیکھا۔ نحیف جسم میں اتنی توانائی اور مستعدی کہاں سے آ گئی تھی؟ اللہ بہتر جانتا ہے ان کے اخلاص اور جذبہ کے آگے کوئی کام انہونا

باقی صفحہ 6 پر

ہومیو ڈاکٹر نذیر احمد مظہر

ہنر سیکھنے کی ضرورت واہمیت اور ہمارے فرائض

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب حکیم میں صاحب ایمان لوگوں کی ایک صفت یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ بعض لوگوں نے اس سے صرف یہی سمجھ لیا ہے کہ اس سے نری مالی قربانیاں ہی مراد ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو مال و دولت کے علاوہ اور بہت سی نعماء مثلاً صحت و تندرستی' علم و فن عقل و حکمت و دیگر بے شمار خوبیوں سے نوازا ہے یہاں خدا کی راہ میں خرچ سے مراد ان تمام نعماء سے ہے جو اس نے انسانوں کو اپنے فضل سے عطا کی ہیں۔ آج کے اس مضمون میں علم و فن اور ہنر کے خدا کی راہ میں خرچ کے بارہ میں قارئین کرام کی توجہ مبذول کرانا ہمارا مقصود ہے۔ آج اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ صاحب علم و فن اپنے علوم و فنون کو دوسروں تک محض للہ پہنچا کر اس خدائی حکم پر عمل پیرا ہوں۔

دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ اس بارہ میں بخل سے کام لیتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ ان کا علم و فن ان کی ذات تک ہی محدود رہے۔ اگر وہ کسی کو کچھ سکھاتے ہیں تو لمبا عرصہ خدمات لے کر اور بعض تو خدمات حاصل کرنے کے باوجود یہی کوشش کرتے ہیں کہ ان کے شاگردوں کے کچھ بھی پلے نہ پڑے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ اس قدر بخل سے کام لیتے ہیں کہ وہ صحیح راہنمائی فراہم کرنے کی بجائے مس گائیڈ کرتے ہیں۔ ان کو یہ خدشہ ہوتا ہے کہ جس قدر یہ فن عام ہو جائے گا۔ ان کی قدر و منزلت میں کمی ہو جائے گی یا دوسرے لفظوں میں ان کی اجارہ داری و تسلط کی جڑیں کمزور پڑ جائیں گی۔ نیز ان کے لئے مالی لحاظ سے رکاوٹیں پیدا ہوں گی۔ یہ سب ایسی باتیں ہیں جو انسان کو مشرکانہ خیالات کی طرف لے جاتی ہیں۔

اگر انسان کا خدا پر پختہ ایمان ہو اور اسی کو اپنا رازق سمجھتا ہو تو ایسی باتوں کو کبھی ذہن میں نہیں لاتا۔ خدا تعالیٰ کا اپنے بندوں سے یہ وعدہ ہے (-) کہ جو اس کا خوف اپنے دلوں میں رکھتے ہیں ان کے لئے ایسی جگہوں سے فراہمی رزق کے سامان مہیا کرتا ہے جہاں سے ان کو وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ ہمارا بارہا تجربہ ہے کہ جب محض للہ اپنے علم و فن کو عام کرنے کے لئے اپنے تلامذہ کو نہ صرف انتہائی خلوص اور دیانت داری سے راہنمائی مہیا کی گئی بلکہ ان کی آئندہ عملی زندگی کے معاملہ میں بھی عملی تعاون کیا گیا تو مذکورہ بالا خدائی وعدہ کو ہم نے اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھا اور خدا تعالیٰ نے ایسے ذرائع سے رزق کے سامان پیدا کئے جن کا ہمیں گمان بھی نہ ہو سکتا تھا۔

موجودہ دور میں خصوصاً تعلیم یافتہ طبقہ کی بڑھتی ہوئی بے روزگاری کو دور کرنے کے لئے آج اس امر کی شدت سے ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ ہر شخص کو کوئی نہ کوئی ہنر ضرور سیکھنا چاہئے مگر یہ تبھی ممکن ہے کہ سکھانے والے فراخدلی و اخلاص کے ساتھ سکھائیں۔

ہمارا یہ اکثر مشاہدہ ہے کہ جو اساتذہ اپنے تلامذہ کو اخلاص کے ساتھ سکھاتے ہیں ایسے شاگردوں کے دلوں سے ہمیشہ اپنے محسن اساتذہ کے لئے دعائیں نکلتی ہیں اور وہ ہمیشہ دل سے ان کی عزت و قدر کرتے ہیں مگر جب اس کے برعکس صورت ہو تو ایسے اساتذہ دعاؤں اور برکتوں سے محروم رہ جاتے ہیں۔ شاگردوں کا بھی فرض ہے کہ

(1) اپنے اساتذہ کی دل سے عزت کریں اور اپنی اطاعت و فرمانبرداری سے ان کے دل جیت لیں ہمیشہ ان کے احسان مند رہیں۔

(2) کسی بھی ہنر کو گھٹیا نہ سمجھیں اور وقار عمل (عمل میں وقار) کو اپنا شعار بنائیں۔

(3) ہمارے ہاں بے شمار چھوٹے بڑے "ہنر" عام ہیں بلا جھجک سیکھنے کی کوشش کریں یہ سمجھتے ہوئے کہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے میں ان کی عزت و وقار ہے۔ دیگر ترقی یافتہ ممالک ان چھوٹے چھوٹے کاموں کے کرنے میں ہرگز ہتک محسوس نہیں کرتے ہمیں بھی نہ کرنی چاہئے۔ مثلاً بجلی کا کام' گھڑی سازی' ماڈل سازی' ٹیلرنگ' ویلڈنگ' کارپینٹری' کتابت خوشنویسی مصوری' پینٹری' ڈرائیونگ' پرفیوم سازی' الیکٹرونکس' کمپیوٹر ٹائپ وغیرہ۔

(4) خصوصاً ہمارے طلباء کے پاس بہت سا وقت پڑھائی کے علاوہ ہوتا ہے جو وہ ادھر ادھر ضائع کر دیتے ہیں۔ اگر وہ اس وقت سے فائدہ اٹھائیں تو نہ صرف والدین سے اپنے تعلیمی اخراجات کا بوجھ ہلکا کر سکتے ہیں بلکہ ان کی مالی اعانت بھی کر سکتے ہیں۔

اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہو گا کہ طلباء کو محنت کی عادت پڑے گی نیز اپنی مدد آپ کا جذبہ بیدار ہو گا۔

(5) اگر ایک گھر کے مختلف افراد مختلف ہنر جانتے ہوں اور وہ ان کو ذریعہ معاش نہ بھی بنائیں تو اس کا یہ فائدہ تو ہو سکتا ہے کہ وہ ایسے کام خود کر کے اپنا پیسہ بچا سکتے ہیں جو انہوں نے دوسروں کو دینا تھا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان باتوں پر صحیح معنوں میں عمل کرنے کی توفیق سے نوازے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

اس وقت تم بیعت کرتے ہو یہ بیعت توبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ جو کوئی توبہ کرے [illegible] کا اس کے گناہ بخش دوں گا۔ گناہ کے یہ معنے ہیں کہ انسان دیدہ دانستہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے۔ اور ان احکام کے برخلاف کرے جن کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ اور ان باتوں کو کرے جن کے کرنے سے منع فرمایا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

عراق نواز کردوں کی کامیابی

شمالی عراق میں کرد لشکری، جنہیں بغداد کی حمایت حاصل ہے ایران کی سرحد کے قریب حریف کرد دھڑے کے مضبوط گڑھ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ وائس آف امریکہ کے مطابق کردستان ڈیموکریٹک پارٹی کی فوجوں نے دو قصبوں پر پھر سے کنٹرول حاصل کرلیا ہے۔ علاقے میں موجود اقوام متحدہ کے عہدیداروں نے بتایا ہے کہ وہ سلیمانیہ کی جانب بڑھ رہے ہیں جو حریف پیٹریاٹک یونین آف کردستان (جو ایران نواز ہے) کا ہیڈ کوارٹر ہے اور ایران عراق سرحد کے قریب ہے۔

○○○

بنگلہ دیش کے وزیر اعظم کے نئے اختیارات

بنگلہ دیش کے صدر جسٹس شہاب الدین احمد نے وزیر اعظم اور اس کی کابینہ کے آئینی کردار کے تعین کے متعلق نئے قوانین پر دستخط کر دیئے ہیں۔ یہ بات ایوان صدر کے ترجمان نے بتائی ہے۔ نئے "رولز آف بزنس" سے بنگلہ دیش میں مغربی طرز کا پارلیمانی نظام حکومت رائج ہو جائے گا۔ جبکہ اس سے پہلے ریاست کے امور کے لئے صدارتی نظام کے کے تحت گائیڈ لائن حاصل کی جاتی تھی۔ نئے ضابطہ قانون کے تحت وزیر اعظم کو ریاست کی ایگزیکٹو اتھارٹی کے اختیارات حاصل ہونگے۔ جبکہ کابینہ کے وزیروں کو اپنی متعلقہ وزارت کے معاملات چلانے کے لئے مکمل اختیارات حاصل ہونگے۔ اس سے پہلے وزیر اعظم ملک میں ایمرجنسی کے نفاذ میں اسمبلی توڑنے جیسے اہم امور پر صدر کو براہ راست ایڈوائس دے سکتا تھا۔ لیکن نئے قوانین کے تحت وزیر اعظم کو اس قسم کی ایڈوائس دینے کے لئے کابینہ سے مشورہ کرنا ضروری ہو گا۔

○○○

فاروق عبداللہ کی دھمکی

مقبوضہ کشمیر کے کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے مجاہدین آزادی سے کہا ہے کہ ان کے پاس صرف ایک مہینہ ہے اس میں وہ فیصلہ کرلیں کہ انہیں ہتھیار ڈالنے ہیں یا نہیں۔ کیونکہ اس کے بعد ان کو موت کے لئے تیار رہنا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ جن عسکریت پسندوں کے پاس ابھی بھی ہتھیار ہیں وہ انہیں 30 دن کے اندر اندر حکام کے حوالے کردیں۔

اپنا عہدہ سنبھالنے کے بعد پہلی پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہتھیار ڈالنے والوں کو قومی دھارے میں خوش آمدید کہا جائے گا۔ اور جو ایسا نہیں کریں گے انہیں مرنا ہو گا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ عسکریت پسندوں اور حکام کے درمیان جنگ بڑھ چکی ہے اور ہم ان کا تعاقب کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اب عسکریت پسندوں کے ساتھ سختی سے نبٹا جائے گا۔

○○○

چین بھارت فوجی تعلقات

چینی حکومت کے ترجمان نے بتایا ہے کہ بھارت سے ملنے والی سرحد کی وضاحت کے لئے بات چیت میں مثبت پیش رفت ہوئی ہے۔ بی بی سی کے مطابق بیجنگ میں ہونے والے ان مذاکرات میں طے کیا گیا ہے کہ چین اور بھارت دفاعی اداروں میں رابطہ بڑھائیں گے۔ اور فوجی روابط میں اضافہ کیا جائے گا۔ اور سرحدی تنازعہ پر مزید بات چیت کی جائے گی۔

بھارت اور چین کے درمیان 1960ء کی دہائی میں سرحدی تنازعے پر جنگ ہو چکی ہے۔ جس میں چین نے اپنی مرضی کا بھارتی علاقہ حاصل کرلیا ہے۔ اس کے بعد سالہا سال تک بھارت، کے چین کے ساتھ تعلقات خراب رہے۔ اب گذشتہ چند سالوں سے بھارت اور چین کے درمیان دوستانہ تعلقات بحال ہو رہے ہیں۔ بھارت وزیر اعظم چین کا دورہ بھی کر چکے ہیں۔ اور دونوں ملکوں کے درمیان قدیم سرحدی تنازعہ حل ہونے کی امید کی جا رہی ہے۔ اس تنازعے کے حتمی حل کے بعد بھارت چین تعلقات میں تیزی سے بہتری کی امید ہے۔

○○○

امریکی صدر پر الزام

امریکہ میں نومبر میں صدارتی انتخاب ہو رہے ہیں۔ آج کل دو بڑے صدارتی امیدواروں موجودہ صدر بل کلنٹن اور مسٹر باب ڈول کے درمیان صدارتی الیکشن کا معرکہ بپا ہے۔

ری پبلیکن صدارتی امیدوار باب ڈول نے صدر کلنٹن پر الزام لگایا ہے کہ انہوں نے براہ راست غیر ملکی چندے کی رقومات حاصل کی ہیں۔ اپنی انتخابی مہم کے ایک اجتماع میں انہوں نے کہا کہ اپنی انتخابی مہم کے لئے چندہ جمع کرنے کی خاطر مسٹر کلنٹن نے اپنے اختیارات سے ناجائز فائدہ اٹھایا ہے۔

صدر کلنٹن کی انتظامیہ نے اس الزام کی تردید کی ہے۔

○○○

بقیہ صفحہ 3

ہوتا ہے۔ اس وقت اس کی غرض دوسرے کا دعویٰ باطل کرنا ہوتا ہے۔ کبھی ہمت اور جھگڑا حق لینے کے لئے ہوتا ہے۔ اس وقت یہ جذب کی خاصیت کے ماتحت ہوتا ہے۔

غرض انسانی اخلاق کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ در حقیقت مادہ کے خواص کی ایک ترقی یافتہ صورت میں اور صرف ارتقاء کی حالت میں غیر مادی صورت اختیار کر گئے ہیں اور بعض صورتوں میں مرکب ہو گئے ہیں۔ اس اصل کے ماتحت جو میں نے اوپر بیان کیا ہے نہ صرف یہ کہ اخلاق کی جڑ اور حقیقت ہی معلوم ہو جاتی ہے بلکہ اس سے بڑھ کر یہ فائدہ بھی ہوتا ہے کہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اخلاق کی برائی اور بھلائی ذاتی نہیں ہے بلکہ ان کے استعمال کی طرز اور موقعہ سے وابستہ ہے۔ کیونکہ خاصیات اپنی ذات میں نہ بری ہیں نہ اچھی۔ مگر اس سے بھی بڑھ کر اس تحقیق سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دنیا کو پیدا کرنے والی ایک ہستی ہے۔ کیونکہ اخلاق کی ایسی گہری جڑ آپ ہی آپ پیدا نہیں ہو سکتی تھی۔ صاف ظاہر ہے کہ ابتدائے عالم سے اس امر کا خیال رکھنا کہ انسان کے دل میں اخلاق کی ایک گہری جڑ قائم کی جائے جس سے وہ آزاد ہو ہی نہ سکے۔ بغیر کسی بالا رادہ ہستی کے فعل کے نہیں ہو سکتا۔ اسی نے انسان کی پیدائش کی غرض کو مد نظر رکھ کر اس کے خمیر میں ہی اخلاق کی آمیزش کی تا وہ ہر حالت اور ہر عمر میں اخلاق کے اثر کو قبول کرنے کی قابلیت رکھے اور ان کی طرف اسے فطرتی میلان ہو۔

بقیہ صفحہ 5

نہیں رہتا تھا۔

ربوہ میں شیخ صاحب نے ایک دس مرلہ کا قطعہ زمین خرید رکھا تھا۔ سٹیشن کے بالکل سامنے۔ مولانا تاج الدین صاحب کے اور الیست خضر کے درمیان ایک چھوٹا سا کچا کمرہ بھی اس میں تعمیر کیا تھا مگر رفتہ رفتہ وہ بھی گر گیا۔ غالباً وہ قطعہ زمین کا اب تک ویسے ہی ہو گا یا شاید کہیں بیچ دیا ہو مگر اس طرح نام کی محلہ داری بھی مبارک محمود سے ہوئی۔

مبارک محمود پانی پتی اپنے اخلاص اور بے لوث خدمت سلسلہ کی وجہ سے یاد رہیں گے۔ محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے فرمایا اور خوب فرمایا کہ مبارک محمود پانی پتی واقف زندگی نہیں تھے مگر عملاً واقف زندگی کی طرح خدمت سلسلہ پر مستعد رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمت کو قبول فرمائے۔ آمین۔ ان کے خاندان والوں سے تو تعزیت کرنا ہی چاہئے مگر میں جانتا ہوں لاہور کے امیر حمید نصر اللہ خاں اس صدمہ میں ہمدردی کے زیادہ مستحق ہیں کہ ان کا ایک انتھک کارکن ان سے جدا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد میں بھی یہی خدمت جاری رکھے۔ آمین

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے مکمل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 30834 میں صادقہ محمود زوجہ محمود احمد طاہر قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر 41 سال بیعت .... ساکن چک نمبر 166 مراد بہاولنگر حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 93-7-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/3 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیورات وزنی 18 گرام مالیتی 540 مارک (2) نقد رقم دو ہزار سات سو جرمن مارک (3) حق مہر پانچ ہزار پاکستانی روپے اور مکان از والد صاحب کا 1/9 حصہ مالیتی ایک لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ یک صد جرمنی مارک ماہوار بصورت جیب خرچ از خاوند مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/3 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ صادقہ محمود آف چک نمبر 166 مراد ضلع بہاولنگر حال جرمنی گواہ شد نمبر 1 مرزا محمود احمد جرمنی گواہ شد نمبر 2 عتیق احمد جرمنی۔

مسل نمبر 30835 میں سردار بی بی زوجہ چوہدری خان محمد قوم بندیچھ جٹ پیشہ خانہ داری عمر 87 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 185/7R ضلع بہاولنگر حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 93-9-22 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم یکصد مارک اس وقت مجھے مبلغ 450 مارک ماہوار بصورت سوشل الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سردار بی بی آف چک نمبر 185/7R ضلع بہاولنگر حال جرمنی گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد وصیت نمبر 26791 گواہ شد نمبر 2 چوہدری محمد اسماعیل وصیت نمبر 11745۔

مسل نمبر 30836 میں چوہدری خلیل احمد ولد چوہدری خان محمد قوم بندیچھ جٹ پیشہ... عمر پونے انچاس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 185/7R ضلع بہاولنگر حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 93-9-22 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ نقد رقم پاکستان بینک میں ڈیڑھ لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 2400 جرمن مارک ماہوار بصورت سوشل الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری خلیل احمد چک نمبر 185/7R ضلع بہاولنگر حال جرمنی گواہ شد نمبر1 ناصر احمد وصیت نمبر 26791 گواہ شد نمبر2 چوہدری محمد اسماعیل وصیت نمبر 11745۔

احمدیہ ٹیلیویژن انٹرنیشنل
آج کے پروگرام

اتوار 27۔اکتوبر 1996ء

12-00 (رات)۔اردو کلاس نمبر(نیا)
1-00 دین حق کی تعلیم روحانی خزائن
1-30 دین حق کی تاریخ سے ایک ورق از بی۔ اے۔رفیق۔
2-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ
3-00 چینی زبان سیکھئے۔
3-30 حکایات شیریں (نیا)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- ورائٹی پروگرام کوئز نصرت جہاں اکیڈمی
5-00 لقاءمع العرب
6-00 ہمارے دوستوں سے ملئے
7-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)
8-00 چینی زبان سیکھئے۔ 8-30 حکایات شیریں
9-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ورائٹی پروگرام کوئز نصرت جہاں اکیڈمی
11-00 سندھی پروگرام
12-00 دوپہر تعلیم دین حق روحانی خزائن
12-30 دین حق کی تاریخ سے ایک ورق از بی۔ اے۔رفیق۔
1-00 لقاءمع العرب 2-00 بنگلہ پروگرام لیکچر
3-00 سہ پہر اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں 4-30 چینی زبان سیکھئے
5-00 سوالات کا وقت محفل سوال و جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 15-8-96
6-30 ملاقات حضرت امام جماعت الرابع انگریزی بولنے احباب کے ساتھ
7-30 اراؤنڈ دی گلوب
8-00 لقاءمع العرب
9-00 البانین پروگرام محفل سوال و جواب حضرت صاحب کے ساتھ 96-9-1 حصہ دوئم
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-کوئز ناصرات الاحمدیہ فیصل آباد بمقابلہ گوجرانوالہ بمقابلہ سرگودھا۔
11-00 جرمن پروگرام

تقریب نکاح

○ مورخہ 96-10-10 مکرمہ رفعت بشیر صاحبہ بنت مکرم بشیرالدین احمد صاحب جھنگ صدر کا نکاح ہمراہ مکرم سیف الرحمٰن صاحب ابن مکرم عطاء اللہ خان صاحب فیصل آباد بعوض 35000 ہزار روپیہ حق مہر مکرم خالد احمد صاحب شمس مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ جھنگ نے پڑھا۔

عزیزہ رفعت بشیر مکرم مولوی احمد الدین صاحب پٹی والے کی پوتی اور عزیز سیف الرحمٰن محترم میاں محمد رمضان صاحب سیکرٹری مال کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔

ولادت

○ مکرم شیخ عبدالباسط صاحب میرپور خاص ابن مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب زعیم مجلس انصاراللہ کنری کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیٹی سے نواز ہے جو مکرم سید حبیب اللہ شاہ صاحب کراچی کی نواسی اور شیخ محمد عبداللہ صاحب کی پڑپوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک و خادمہ دین بنائے۔

○ مکرم نصیر احمد بھٹی صاحب نبی سر کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نولود مکرم رشید احمد بھٹی صاحب کا پوتا اور مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب زعیم انصاراللہ کنری کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک و خادم دین بنائے۔

کوئٹہ الیکٹرونکس
فون دکان: 583568
دکان نمبر6 حکیم آرکیڈ حسین آگاہی۔ ملتان
ہمارے ہاں ہمہ قسم کے ٹی وی ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں
پروپرائیٹر: چوہدری تجمل اشفاق

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED
FOR GENUINE TOYOTA PARTS
47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD KARACHI TELE: 7724606-7-9
AL FURQAN MOTORS (PVT) LTD.
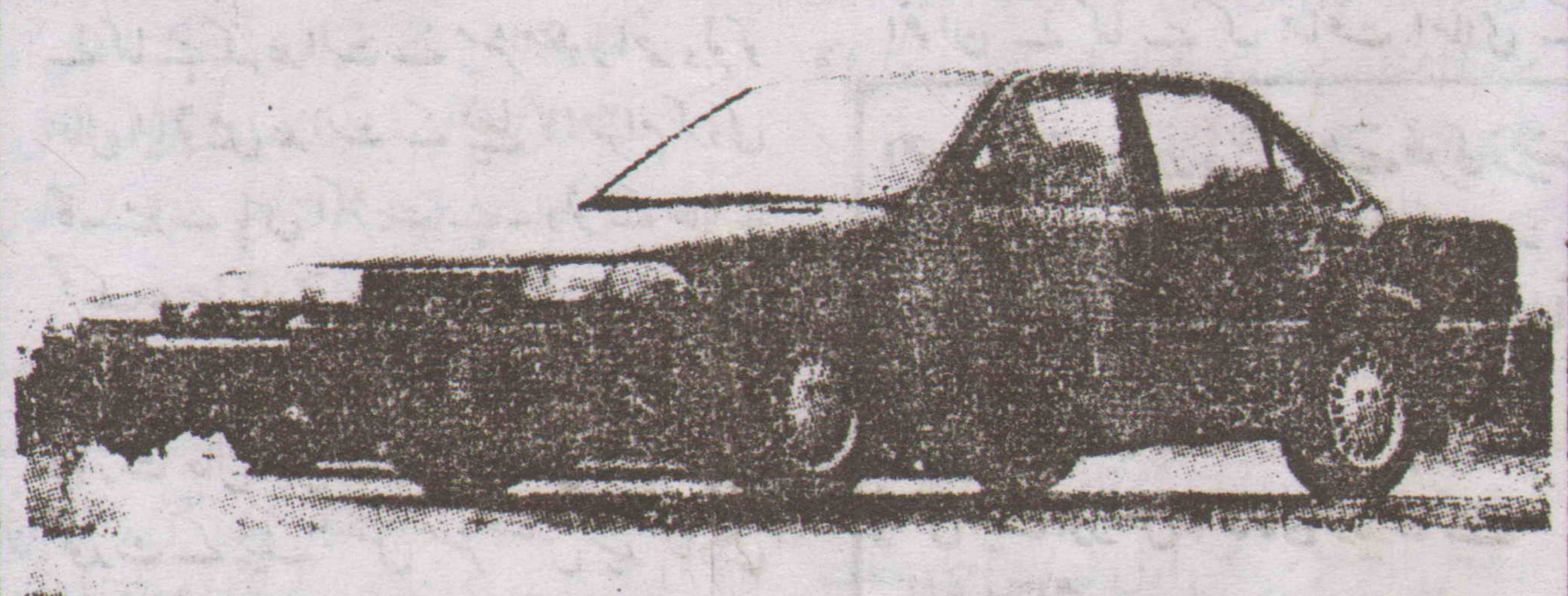
TOYOTA - DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز
۴۷۔تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ۔ کراچی ۳
فون: ۷۷۲۴۶۰۶ - ۷۷۲۴۶۰۷ - ۷۷۲۴۶۰۹

اعلان داخلہ

○ پنجاب کے تمام میڈیکل کالجز میں ایم بی بی ایس سال اول میں داخلہ کے لئے پنجاب کا ڈومیسائل رکھنے والے طلبہ سے درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ تعلیمی قابلیت میں ایف ایس سی پری میڈیکل مضامین کے ساتھ کم از کم 60% نمبر حاصل کئے ہونے ضروری ہیں۔

داخلہ فارم تمام میڈیکل کالجز سے دستیاب ہیں۔ داخلہ فارم پر کر کے 7 نومبر 1996ء تک کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور میں جمع کروائے جائیں۔

(نظارت تعلیم)

اہم اعلان

جلس نابینا ربوہ احمدی نابینا احباب کے تعارف پر مشتمل ایک کتاب لکھنے کا ارادہ رکھتی ہے اس مقصد کے لئے احباب کی سہولت کے لئے ایک سوالنامہ جو مطلوبہ معلومات پر مبنی ہے پیش خدمت ہے جس کی مدد سے نابینا احمدی احباب اپنے کوائف مجلس کو بھجوا کر اس کتاب کا حصہ بنیں۔ فوت ہو جانے والے نابینا احمدی احباب کے رشتہ دار اور عزیز معلومات بھجوا کر اپنے بزرگوں کا ذکر خیر درج کروائیں۔ سوال نامہ پیش خدمت ہے۔

نام-ولدیت- تاریخ ولادت یا عمر۔ جائے سکونت (مستقل و موجودہ پتہ) جنس۔ احمدیت کب قبول کی اور کیسے۔ خاندان میں کوئی فرد نابینا ہے۔ اگر ہیں تو کتنے۔ تعلیم کیا ہے اور کہاں سے حاصل کی۔ کیا کوئی فن جانتے ہیں اور کیا کیا۔ ازدواجی حیثیت (شادی شدہ یا غیر شادی شدہ) گھریلو زندگی۔ ذریعہ معاش۔ کتنے افراد خانہ ہیں۔ دیگر مشاغل کیا کیا ہیں۔ کب نابینا ہوئے اور کیسے۔ گھر کے کام کاج خود کر سکتے ہیں۔ چل پھر سکتے ہیں۔ پسندیدہ کھیلیں اگر رہی ہیں تو کون کون سی۔ ذیلی تنظیموں سے تعلق کیسا ہے۔ کیا آپ کبھی عہدیدار رہے ہیں۔ جماعتی تربیتی کلاسز میں کبھی شامل ہوئے۔ ذیلی تنظیموں کے امتحانات میں شامل ہوئے ہیں۔ حضرت صاحب کی منظور شدہ مجلس نابینا ربوہ کے رکن ہیں۔ MTA کے پروگراموں سے مستفید ہوتے ہیں۔ اگر آپ کو شعر کہنے کا شوق ہے تو اپنے کلام کا نمونہ (کم از کم تین نظمیں ضرور) دیں۔ خلافت لائبریری میں قائم شدہ بلائنڈ سیکشن سے کبھی استفادہ کیا ہے۔

احباب کو چاہئے کہ ان معلومات کو روانہ کرتے وقت اپنے دو عدد تازہ فوٹو بھی ارسال کریں۔ خدا تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

نوٹ۔ جو دوست اعلان کو پڑھیں یا سنیں ان سے گزارش ہے کہ اپنے حلقہ میں رہنے والے نابینا دوستوں کو یہ اعلان بتادیں اور ان کی ہر ممکن معاونت فرمادیں تاکہ اس کار خیر میں آپ کو ثواب حاصل ہو۔

(پروفیسر خلیل احمد صدر مجلس نابینا ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت لائبریری ربوہ

خبریں

ربوہ : 26- اکتوبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 16 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

○ جماعت اسلامی کے پشاور مرکز پر پولیس نے چھاپہ مارا اور 74 ڈائنا میٹ برآمد کر لئے۔ جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات پر المرکز اسلامی پر چھاپہ مار کر ڈائنامیٹ کے علاوہ 8 ڈیٹونیٹر اور مختلف بور کی گولیوں کے 270 ڈبے برآمد کر کے 13۔ افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔ ایس ایس پی نے بتایا ہے کہ یہ دھماکہ خیز مواد بارودی سرنگوں سے حاصل کیا گیا ہے۔ اس سے بڑی تباہی پھیل سکتی ہے۔ پی ٹی وی پر برآمد کردہ دھماکہ خیز مواد اسلحہ اور گولیاں دکھائی گئیں۔ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے پولیس کے اس بیان کو سفید جھوٹ قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ ہمارے دفتر سے کچھ بھی برآمد نہیں ہوا۔

○ اسلامی جمعیت طلبہ لاہور کے دفتر پر بھی چھاپہ مارا گیا۔ توڑ پھوڑ کی گئی۔ کئی افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ امیر جماعت اسلامی لاہور لیاقت بلوچ کو گرفتار لیا۔ لیکن اس کے بعد ان کو چھوڑ دیا گیا۔ اس کے علاوہ شباب ملی کے دفاتر پر بھی چھاپے مارے گئے۔

○ جماعت اسلامی کے اسلام آباد دھرنے کے پروگرام کے تحت قانون نافذ کرنے والے اداروں کو چوکس کر دیا گیا۔ چھٹیاں منسوخ کر دی گئیں۔ سخت اقدامات کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا۔ 72 گھنٹے غیر اعلانیہ ایمرجنسی نافذ رہے گی۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ صدر کو آئین اور جمہوریت کے تحفظ کا مینڈیٹ بھی دیا ہے۔ مجبور نہ کیا جائے۔ ورنہ سب راز بتا دوں گی۔ بہت کچھ برداشت کر رہی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ جماعت اسلامی کے دھرنا والوں کے ایک ہاتھ میں قرآن ہے اور دوسرے میں بم۔ انہوں نے مرتضیٰ بھٹو کے چہلم کے موقع پر لیاقت آباد راولپنڈی میں ایک بہت بڑے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ 49 سالوں میں صرف بھٹو خاندان ہی کو کیوں تختہ دار پر چڑھایا گیا۔ ملک کو جب ضرورت پڑی جان کا نذرانہ دوں گی۔ ملک کی خوشی قسمتی ہے کہ فوج غیر جانبدار ہے۔ انہوں نے کہا کہ انتخابات مقررہ وقت پر ہی ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ مرتضیٰ کے قتل میں جو بھی ملوث ہو گا اسے نہیں چھوڑیں گے۔ مزید گرفتاریاں ہوں گی۔ مرتضیٰ کو اس لئے مارا گیا کہ وہ میرا سہارا بن سکتا تھا۔ 18 سال میں تیسری بار ہمارا گھر اجاڑا گیا۔ انہوں نے کہا کہ مسلح انتہا پسندوں کو زبردستی اسلام آباد داخل کرنے کی کوشش کی گئی تو اس کی ذمہ داری اسی سیاسی جماعت پر ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ مٹھی بھر افراد کو عوام کے بنیادی حقوق چھیننے اور آمریت مسلط کرنے نہیں دیں گے۔ یہ خیال غلط ثابت ہو گیا ہے کہ بے نظیر دباؤ کے تحت کسی کے آگے جھک جائے گی عوامی رہنما اور عوام کی جنگجو ہوں کسی صورت انہیں اکیلا نہیں چھوڑوں گی۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت نے عوام دشمن اقدامات سے خود ہی جانے کی راہ ہموار کی ہے۔ انہوں نے قاضی حسین احمد کے دھرنے کی مکمل حمایت کی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت چاہے جتنی پابندیاں لگائے عوام نے کرپٹ حکمرانوں سے نجات کا تہیہ کر لیا ہے۔ حکومت کی رخصتی کا وقت طے ہو چکا ہے۔ اس وقت ملک کو بچانے کا وقت ہے۔ فوری طور پر ملک کو نہ بچایا گیا تو کچھ باقی نہیں رہے گا۔ وہ وقت پھر آگیا ہے کہ پاکستان میں الیکشن ہوں اور مسلم لیگ کی حکومت بنے۔

○ مرتضیٰ بھٹو کی بیوہ غنویٰ بھٹو نے مرتضیٰ بھٹو کے چہلم کے موقع پر کہا کہ مرتضیٰ کے قاتلوں کی نشاندہی اور سزا ملنے تک چین سے نہیں بیٹھوں گی۔ انہوں نے شہید بھٹو گروپ کی رکنیت قبول کرنے کا اعلان کیا مگر کہا کہ چیئرمین شپ کا فیصلہ بعد میں کروں گی۔ مرتضیٰ بھٹو گروپ کے لیڈر بجارانی نے کہا کہ قاتلوں کے نشان وزیر اعظم کے گھر تک پہنچتے ہیں۔ چور ہمارے حوالے کئے جائیں۔ ورنہ وزیر اعظم بتائیں کہ پیروں کے نشان کدھر گئے۔ محترمہ کہتی ہیں کہ مرتضیٰ کا قتل ان کے خلاف سازش ہے وہ باخبر ہوتے ہوئے قاتلوں کو بے نقاب کیوں نہیں کرتیں۔ مخدوم خلیق الزمان نے کہا ہے کہ قاتلوں سے حساب لیا جائے گا۔

○ ایم کیو ایم کی فیروزہ بیگم نے سپریم کورٹ میں اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ میں اپنے بیٹے (اسامہ قادری) کی جان بچانے کے لئے وزیر بننے پر مجبور ہوئی۔ مجھے ہراساں کیا گیا۔ سنگین نوعیت کا دباؤ ڈالا گیا۔ سیاسی وفاداری تبدیل کرنے پر مجبور کیا گیا۔ ان کے ساتھ ان کے بیٹے اسامہ قادری کا بیان بھی داخل کیا گیا ہے۔ سپریم کورٹ کے جج مسٹر ناصر اسلم زاہد نے یہ کیس بڑے بنچ کی تشکیل کے لئے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کو بھیج دیا ہے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ محمد عارف خان نکئی نے کہا ہے کہ عدالت نے مسٹر منظور احمد وٹو کو بحال کیا تو میں عدالت کے فیصلے کا احترام کروں گا۔ میرے پاس اکثریت ہے۔ وٹو کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کروں گا۔

○ سپریم کورٹ میں پہلی بار ایک عجیب صورت حال اس وقت پیش آئی جب سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ اٹارنی جنرل سید اقبال حیدر کے اعتراضات پر برہم ہو گئے اور پورا تین رکنی بنچ مسٹر اقبال حیدر کی پوری بات سنے بغیر عدالت سے اٹھ گیا۔ وکلاء حیرانی سے ایک دوسرے کا منہ دیکھتے رہے۔ اجلاس کے باضابطہ التوا کا کوئی اعلان نہیں کیا گیا تھا۔ مسٹر اقبال حیدر نے اعتراض کیا کہ عدالت کے معاون راجہ اکرم غیر جانبدار نہیں ہیں وہ حکومت کے مخالف ہیں۔ مسٹر اقبال حیدر نے یہ بھی اعتراض کیا کہ عدالت میں دلائل کی بجائے سیاسی تقریریں ہو رہی ہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو کے خلاف انٹی کرپشن کے کیس پر کارروائی روک دی ہے۔

○ طالبان کے خلاف جنرل رشید دوستم کی افواج بھی فرنٹ لائن پر آگئی ہیں۔ بی بی سی نے کہا ہے کہ افغانستان میں جنگ بندی کی راہ میں بعض ایسی قوتیں حائل ہیں جو چاہتی ہیں کہ پاکستان کو اس کا کریڈٹ نہ ملے۔ اقوام متحدہ کے نمائندے مسٹر ناربرٹ ہال نے کہا ہے کہ امن کوششوں کی کامیابی کی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ اقوام متحدہ کے نمائندہ نے وزیر داخلہ مسٹر نصیر اللہ بابر سے ملاقات کی۔

○ ایک جائزے میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان کی 50 سالہ تاریخ میں 42 اسمبلیاں وقت سے پہلے توڑی گئیں۔ ان میں 8 قومی اور 32 صوبائی اسمبلی تھیں۔ ہر بار یہ موقف اختیار کیا گیا کہ آئین اور اسمبلیاں اہم ہیں لیکن پاکستان کی سالمیت اس سے بھی زیادہ اہم ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) نے حکومت کے خلاف 25 روزہ احتجاجی پروگرام مرتب کر لیا ہے۔

○ باخبر ذرائع کے مطابق 25 آرڈیننس نئے سرے سے جاری کئے جائیں گے ان میں رجسٹریشن آف پرنٹنگ اینڈ پریس آرڈیننس بھی شامل ہے جو 1988ء میں سابق صدر اسحاق نے جاری کیا تھا۔ اس کے علاوہ قصاص اور دیت کا وہ آرڈیننس بھی شامل ہے جو 1990ء میں نگران وزیر اعظم مصطفیٰ جتوئی کے دور میں جاری ہوا تھا۔ گزشتہ 8 سال کے عرصے میں اول الذکر آرڈیننس کو تین قومی اسمبلیاں پاس نہیں کر سکیں۔ دیگر آرڈیننسوں کی عمر 6 سال کے لگ بھگ ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) نے منظور احمد وٹو کی کھلی حمایت کے اعلان سے انکار کر دیا ہے۔ مناسب وقت پر مناسب ترین فیصلہ کیا جائے گا۔ یہ بات مسلم (ن) اور وٹو کی مشترکہ کمیٹی کے اجلاس میں طے کی گئی۔

○ مسلم لیگ (ج) کے چیف آرگنائزر سینیٹر طارق چوہدری نے کہا ہے کہ حکومت چند دن کی مہمان ہے۔

○ پنجاب کے سینئر وزیر ملک مشتاق احمد اعوان نے کہا ہے کہ جماعت اسلامی کے مظاہروں میں گولیاں اور بم چلائے جاتے ہیں۔ عالمی اداروں سے مہنگائی کا معاہدہ 1985ء میں ہوا تھا۔ اس وقت حکومت میں ہم نہیں تھے۔ نواز شریف تھے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ فیروزہ بیگم کا بیان حکومت کی اخلاقی شکست ہے۔

○ صدر لغاری کے قریبی ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ صدر نے حکومت اور اپوزیشن کے احتساب بل مسترد کر دیئے ہیں۔ اپوزیشن نے جو بل پیش کیا ہے اس کے تحت نواز شریف کی بدعنوانی پر ان کا احتساب نہیں ہو سکے گا۔ حکومت نے جو بل پیش کیا ہے اس کے تحت عدلیہ کو دباؤ میں رکھنے اور چیف جسٹس کے خلاف کارروائی کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

○ حکومت نے احتساب کا جو بل پیش کیا ہے اس کے تحت اسمبلی کے 32 ممبران اگر کسی جج کے خلاف بدعنوانی کے الزامات لگا دیں تو وہ فوری طور پر رخصت پر چلائے گا۔ اور ایوان اکثریت کے ساتھ یہ فیصلہ کرنے کا مجاز ہو گا (بعد تحقیقات) کہ وہ جج گناہ گار ہے یا نہیں۔

SHARIF GOLDSMITH
AQSA ROAD RABWAH
PH: Off. 212515 Res. 212300

SKIN DISEASES
Including Psoriasis, all are curable
Sqn Ldr (R) A. Basit Qamar
(Homoeo Physician)
FARHAT CLINIC (HOMOEO)
Khan Baba House, 1-Nasirabad Rabwah.

جدید ڈیزائنوں کے اعلیٰ زیورات لغیر ٹانکے کے بنوانے یا خریدنے کیلئے تشریف لاویں۔ زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
محمود جیولرز ربوہ
فون: دکان: 212381
گھر: 212131
چوہدری محمود احمد راجپوت۔ بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

احمدیہ ٹیلیویژن اور ڈش کو اپنے گھر کی زینت بنا کر روحانی مائدہ سے فیض یاب ہوں اور واضح تصویر اور صاف آواز لینے کیلئے ہمیں مطلع کریں۔ • ریسیور کون سا ہے؟ • LNB کون سی ہے؟ • LNB کا درجہ کیا ہے؟ • ڈش کس سائز کی ہے؟ • اپنا فون نمبر اور گھر کا پتہ؟
شاہین پے ٹی وی کا انٹینا اور ہر سائز میں ڈش انٹینا اور اس کا سامان خریدنے کیلئے باعتماد نام
عثمان الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ حجاب بلڈنگ لاہور
فون: 7231680 7231681 7223204 7353105

دواء بہر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان بذریعہ خط تشخیص و تجویز کر کے منگوا سکتے ہیں۔ سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534